# کیابیٹی اپنی ماں کوزکوۃ دیے سکتی ہے؟

مجيب: مولانامحمدنويدچشتىعطارى

فتوى نمبر: WAT-2664

قاريخ اجراء: 15 شوال المكرم 1445ه / 124 پريل 2024ء

#### دارالافتاء ابلسنت

(دعوت اسلامي)

#### سوال

کیابٹی اپنی مال کوز کوۃ دے سکتی ہے؟

### بِسْمِ اللهِ الرَّحْليِ الرَّحِيْمِ

# ٱلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ ٱللَّهُمَّ هِذَا لِحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیٹی اپنی ماں کوز کو ق نہیں دے سکتی اورا گر دے گی، تواس کی زکو قادا نہیں ہوگی، اس لیے کہ چندا لیے رشتہ دار ہیں کہ انہیں زکو ق نہیں دے سکتے۔ اس کی تفصیل ہے ہے کہ اصول (ماں باپ، دادادادی، نانانانی او پر تک آباء واجداد) اور فروع (بیٹے بیٹیاں، پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں نیچے تک اولاد) میں سے کسی کو بھی زکو ق نہیں دے سکتے، اسی طرح شوہر بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کوزکو ق نہیں دے سکتی اور اگر کوئی ان میں سے کسی کو اپنی زکو ق دے، تواس کی زکو ق ادا نہیں ہوگی، ان کے علاوہ بھائی، بہن، بھانچ، جینیچ، ساس سسر، بہو داماد و غیرہ سب رشتہ داروں کو زکو ق و غیرہ صحتی اور گر عی فقیر غیرہاشی) ہوں۔

نوٹ: نثر عی فقیرسے مرادوہ شخص ہے، جس کے پاس سوناچاندی، روپیہ پبیہ، مالِ تجارت، حاجتِ اصلیہ سے زائد سامان یابیہ سب مل کر اسٹے نہ ہوں، جن کی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو یا پھر مذکورہ چیزیں اتنی مالیت کی موجو د توہیں، لیکن قرض کی ادائیگی کے بعد ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت سے کم مال بچے گا، توابیا شخص نثر عی فقیر کہلا تاہے۔ نیزیہ بھی یاورہے!عباسی، اعوان اور علوی کا شار بھی بنوہا شم میں سے ہو تاہے، لہذا جس طرح سادات کوزکوۃ نہیں دے سکتے، انہیں بھی نہیں دے سکتے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے" ولاید فع إلی أصله، وإن علا، و فرعه، وإن سفل كذا في الكافي "ترجمہ: اپنی اصل اگرچه كتنی ہى اوپر ہو اور اپنی فرع اگرچه كتنی ہى نیچی ہو، انہیں زكوۃ نہیں دے سكتا، جیسا كه كافی میں ہے۔ (فتاوی هندیة ہج1، ص188، دارالفكر، بیروت)

# بہار شریعت میں ہے" اپنی اصل لیعنی ماں باپ، دادادادی، نانانانی وغیر ہم جن کی اولا دمیں ہے ہے اور اپنی اولا دبیٹا بیٹی، بوتا بوتی، نواسانواسی وغیر ہم کوز کاۃ نہیں دے سکتا۔ (ہمار شریعت، ج1، حصہ 5، ص 927، سکتبة المدینه)

# وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّوجَلَّ وَرَسُولُه أَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم

